NOA-MOCK

TALAL YOUSAF
CSS-2024

سوال نمبر 2:

یوم سزا کے اسلامی تصور کی وضاحت کریں۔ انسانی زندگی پر اس کے اثرات بیان کریں؟

جواب:

اللہ پاک نے انسان کو اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

ترجمہ "ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر محض عبادت کے لیے۔"

اور ایک اور جگہ پر اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝

ترجمہ "اور کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول میں پیدا کیا ہے اور تم نے ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا؟"

اس سے یہ مفہوم واضح ہوا ہے کہ ہم اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے کر آئے ہیں، جو ہم نے یہاں پورا کرکے واپس خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

خدا کے پاس لوٹ جانے کا مقصد:

خدا کے پاس لوٹ جانے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو جس مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے کیا اس نے وہ پورا کیا ہے کیا نہیں۔ اگر اس نے وہ پورا کیا یا اس کے اسکے لیے مناسب تگ و دو کی تو اسکا مطلب ہے کہ اس نے بہت سی بھلائی اپنے لیے سمیٹ لی۔ اور اگر وہ نفسانی خواہشات کا تابع رہا یا کسی اور طاغوت کا تابع بنا رہا تو مطلب اس نے اپنے لیے بہت سا شر اپنے لیے جمع کر لیا۔

اس بھلائی یا شر کو وہ اپنے لیے آگے بھیج رہا ہے جسکو وہ جب آگے خدا کے پاس موت کے بعد پہنچے گا وہ اسکو پالے گا۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ۔۔۔

ترجمہ "اور جو خیر کی چیز تم آگے بھیجو گے اسکو وہاں پا لو گے"۔

ایمان کا بنیادی جزو:

عقیدہ آخرت یعنی یوم جزا و سزا پر ایمان رکھنا ایک بنیادی چیزوں میں سے ایک ہے۔

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ "اور وہ مومنین آخرت پر یقین رکھتے ہیں"۔

وہ شخص جو اسی دنیا پر یقین نہیں رکھتا جہاں موت کے بعد اپنے کیے گئے اعمال کی جواب دہی اور باز پرس ہوگی، پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

انسانی زندگی پر اثرات:

چونکہ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور ہر عقیدے کی طرح اسکے بھی بے شمار اثرات ہوتے ہیں۔ ذیل بھی انسانی زندگی پر اسکے اثرات تحریر کیے جاتے ہیں۔

(الف) ایک ذمے دار زندگی :-

انسان کو جب یہ یقین ہوتا ہے کہ ایک دن آئے گا جب اس سے اسکے اعمال کی باز پرس کی جائے گی، تو وہ غفلت میں نہیں رہتا بلکہ اپنے مقصد کے حصول میں، اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے جو اسے ایک ذمے دار انسان بنا دیتا ہے۔ لہذا، مومن کبھی غافل نہیں ہو سکتا۔

(ب) ایک بہترین زندگی :-

مومن جب ذمے داری کے ساتھ اس اسوہ پر چلے گا تو وہ ایک بہترین زندگی گزار رہا ہوگا، کیونکہ وہ اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہا ہوگا، جو اس دنیا کا بنانے اور چلانے والا ہے۔ لہذا خدا کے راستے سے بہتر کسی کا راستہ ہو ہی نہیں سکتا۔

(ج) صبر و استقامت :-

مومن اس راستے پر جب چلتے ہیں، تو راہ اللہ میں آنے والی تمام مشکلات پر انتہائی ثابت قدمی کا مظاہرہ

کرتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ اسکی جزا قیامت والے دن اپنے خدا کے یہاں بہترین انداز میں پائیں گے۔

④ بہادری و شجاعت:

اس حق کے راستے میں اگر جان تک دینے کی نوبت آئی تو عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا اس میں ہچکچائے گا نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۔

ترجمہ: "بے شک ہم نے مومنوں سے ان کی جان اور مال کے بدلے جنت کا سودا کر لیا ہے"۔

⑤ فرائض و حقوق کی ادائیگی:

جب ہر بندہ یہ یقین کرے گا کہ اسکو اپنے فرائض کی جواب دہی دینی ہے تو وہ اپنے فرائض پورے پورے ادا کرے گا۔ اور ایک شخص کے حقوق دوسرے شخص کے فرائض ہوتے ہیں لہٰذا فرائض و حقوق

سب کے سب احسن طریقے سے ادا ہوں گے۔

6) ایک بہترین معاشرے کی تشکیل!

حقوق و فرائض کی ادائیگی سے ایک بہترین معاشرہ وجود میں آئے گا کیونکہ جب یوم سزا کی خوف سے ہر شخص ایک دوسرے کا خیال رکھے گا کہ کہیں کسی کے حقوق اسی غفلت کی وجہ سے ~~خراب~~ سلب تو نہیں ہو رہے۔

7) اعمال کا اشتیاق:-

کیونکہ اچھے اعمال کا اسے اچھا بدلا ملے گا اور برے کا برا تو وہ زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرے گا اور برے سے بچے گا کیونکہ وہ جانے گا کہ اس کا نیکی والا پلڑہ بھاری رہے۔

فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَھُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ۔

ترجمہ " پس جس کا پلڑہ (نیکیوں والا) بھاری رہا تو وہ راضی رہے۔

جنت میں ہوگا۔

(8) کامیابی و کامرانی:

انسان کو دنیا میں لہٰذا نہ صرف کامیابی ملے گی بلکہ اسے آخرت میں کامرانی ملے گی۔

حاصل کلام:

عقیدہ آخرت یعنی یوم سزا و جزا کا مطلب ہے کہ اچھے کام کی جزا اور برے کی سزا۔ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اس پر ایمان رکھنا ایک ضروری شرط ہے۔ ہر عقیدے کی طرح یہ عقیدہ بھی انسان کی اخلاقی، روحانی، سماجی زندگی پر نہایت ہی انگیز اثرات ڈالتا ہے، اور اسکی کامیابی و کامرانی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر 3:

زکوٰۃ و صدقات:

~~اسلامی نظام میں~~

اسلامی تعلیمات میں زکوٰۃ و صدقات کو فرائض میں سے قرار دیا گیا ہے، اور اسے اسلام کا ایک بنیادی رکن قرار دیا ہے۔ حدیث شریف ہے۔

ترجمہ: اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے، یہ کہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا شریک ہے، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور صلوٰۃ کا قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا!

زکوٰۃ و صدقات:

لفظ زکوٰۃ کا مطلب ہے تزکیہ کرنا یعنی اپنے مال سے حق داروں کو حق ادا کرنا، اس سے مراد وہ خاص رقم ہوتی ہے جو کسی حق دار کو اپنے مال سے ادا کی جاتی ہے

نصاب :- ساڑھے سات تولہ سونا
یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا
اسکے برابر کی رقم اگر سال تک
بچائے تو اس پر زکوٰۃ واجب
ہوگی۔ صدقہ کے لیے یہ شرط نہیں
صدقہ فرائض کی ادائیگی
میں نہیں آتا۔ لیکن اسکی تاکید
وفضائل بہت زیادہ ہیں جیسے
قرآن میں ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنی
خیرات کے کاموں میں سبقت
لے جاؤ۔ مزید یہ کہ حدیث شریف
میں آیا ہے کہ "صدقہ بلاؤں
کو ٹالتا ہے" یعنی انسان کو مصیبت
و آفتوں سے بچاتا ہے۔

مصارف :-

(1) فقراء (2) مساکین (3) عاملین زکوٰۃ
(4) دل کو مائل کرنے کے لیے (5) غلاموں کو
آزاد کرانے کے لیے (6) قرضوں میں دبے
والوں کے لیے (7) اللہ کے راستے میں
(8) مسافروں کو۔

ان تمام لوگوں کو
صدقات بھی لگتے ہیں، اور اس
زکوٰۃ بھی لگتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کا مقصد

زکوٰۃ و صدقات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دولت گردش کرتی رہے۔ یہ نہ ہو کہ معاشرے کے ایک فرد کے پاس تو بے انتہا دولت جمع ہو اور دوسرے کے پاس کمانے کے لیے بھی رقم نہ ہو۔ قرآن پاک میں آتا ہے

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

ترجمہ: "کہ ایسا نہ ہو کہ دولت صرف تم میں سے امیروں کے پاس نہ رہ جائے"۔

اسی لیے فرمایا گیا

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ

اور تمہارے مالوں میں سے ایک معلوم حصہ ہے (سائلوں اور محروموں کے لیے)۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان دولت کو سمیٹتا نہیں بلکہ خرچ کرتا ہے۔

اخلاقی، روحانی و سماجی اثرات

اخلاقی اثرات:-

(الف) زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سے دوسروں کی مدد کا اخلاقی فریضہ انجام دیتا ہے۔

(ب) اس سے انسان میں سے کی لالچ، ہوس، اور دیگر اخلاقی بیماریوں سے نجات بھی ملتی ہے۔

(ت) اس سے انسان کو اپنی دوسری عبادات کو احسن طریقے سے ادا کرنے میں مدد ملتی ہے، کیونکہ مال ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور اس سے کامیابی کا حاصل کرنے کے لیے اس میں سے خرچ کرنا پڑتا ہے اور چونکہ قرآن میں ارشاد ہے کہ جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اللہ ان کی چھوٹی لغزشات کو معاف فرما دیتے ہیں۔

روحانی اثرات:-

زکوٰۃ سے نہ صرف اخلاقی ثمرات ملتے ہیں بلکہ مندرجہ ذیل روحانی اثرات بھی انسانی

زندگی پر اثرات آتے ہیں

(الف) اللہ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے (وَ اٰتُوا الزَّکوٰۃ) کا حکم قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے۔

(ب) درجات کی بلندی ہوتی ہے کیونکہ اللہ نے قرآن میں صدقات میں سبقت لینے کا کہا ہے۔

(ت) مال کی محبت ختم ہو کر اللہ اور اسکی مخلوق کی محبت دل میں جگہ کر جاتی ہے۔

سماجی اثرات:-

(الف) امیر اور غریب دونوں میں ایک دوسرے کے لیے باہمی ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(ب) معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جیسے حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

(ت) غربت کے خاتمے کی وجہ سے ~~ایک~~ اس سے جڑی سماجی برائیاں جیسی چوری، ڈکیتی وغیرہ

جبکبھی لوگ غربت سے تنگ آ کر کرتے وہ
ختم ہو جاتی ہیں۔

حاصل کلام:

زکوٰۃ و صدقات
اسلامی معاشی نظام کے انتہائی
اہم ستون ہیں جن پر یہ ساری
عمارت کھڑی ہوئی ہے اسکے
احسن طریقے سے ادا کرنے کے بیے
سے اخلاقی، سماجی و روحانی
اثرات انسان کی زندگی میں آتے
ہیں۔ اس کی اہمیت کا
اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا
ہے کہ منکرین زکوٰۃ کے خلاف
خلیفہ ثانی نے جنگ کی تھی۔

جواب نمبر ۸

اسلام میں تعلیم کی اہمیت:

اللہ پاک نے انسانوں
کی ہدایت کے لیے جو کتاب
بھیجی اسکا جو پہلا لفظ تھا
وہ تھا "اقرأ" یعنی اے رسولؐ
پڑھیے۔ اس سے ہم تعلیم کی

اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں

اسلام میں علم کا حاصل کرنا ہر ~~عاقل~~ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

تعلیم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

مندرجہ ذیل آیات سے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے

الف) ترجمہ: "کہہ دو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں"۔

~~ب) ترجمہ: "بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں"~~

ب) ترجمہ: "بے شک اللہ سے اسکے بندوں میں سے حقیقت خشیت وہی رکھتے ہیں جو علماء ہیں!"

ج) ترجمہ: "ن۔ اور قلم کی قسم اور جو اس سے لکھتے ہیں"۔

اسی طرح علم کی اہمیت میں احادیث بھی

مزید پڑھا۔

احادیث کی روشنی میں :-

حضور ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین سے علم کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے

(1) ترجمہ "علم کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" ۔

(2) ترجمہ "~~عالم کی فضیلت~~ لحد سے لحد تک علم حاصل کرو

(3) ترجمہ "علما نبیوں کے وارث ہیں" ۔

اسوہ رسول ﷺ :-

(1) بدر کے قیدیوں کو جب حضور ﷺ نے 10 بچوں کے پڑھانے کے عوض چھوڑا پھر حضور ﷺ نے اصحاب صفہ جو مسجد نبوی کے ساتھ تھا، کا قیام کیا اس طرح کے دیگر اقدام کئے تو وہ جو نکہ سارے انسانوں کے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔ اس لیے حصول تعلیم کی اہمیت کا پتا چلتا ہے

حاصلِ کلام: مندرجہ بالا آیات،
احادیث اور اسوہ رسول ﷺ سے
یہ پتا لگ جاتا ہے کہ اسلام میں
علم کو بہت حاصل کرنا
کتنی اہمیت کا حامل ہے اور
دوسرا اسکی فضیلت بھی بخوبی
واضح ہو جاتی ہے

(ج) الف شریعت اور اسکے ذرائع:

شریعت:-

شریعت کا لفظی مطلب
ہوتا ہے چلنے کا راستہ جہاں سے
چلا جائے۔

اسلام میں شریعت کا
مطلب ہوتا ہے کہ وہ نمایاں
واضح اصول جن پر چل کر
زندگی گزارنا ہمارا مقصد ہے
اور یہ اصول اللہ
کی طرف سے ہوتے ہیں اور
ان پر عمل کر کے ہم اللہ کے
بتائے ہوئے راستے کے قریب
ہوتے ہیں

شریعت کے ذرائع۔

شریعت کے مندرجہ ذیل
حصول چار ذرائع ہیں۔

(الف) قرآن مجید:-
قرآن مجید شریعت کے اصل
اسلام میں سب سے اہم ذریعہ
دیکھنے کے لیے کوئی بات یہاں سے
اگر واضح ہو جائے تو مزید کسی
ذریعے کی طرف نہیں
دیکھا جائے گا۔

(ب) احادیث:-
اور اگر قرآن سے
وضاحت یا اسکی تفصیل کرنے کے
لیے کسی ابہام کو دور کرنے کے
لیے احادیث کی رہنمائی لینی
پڑتی ہے۔

(ج) قیاس و اجتہاد۔
شریعت کے مزید ذرائع
میں قیاس و اجتہاد بھی ہیں
لیکن یہ صرف اسی صورت میں
ہو سکتے جب قرآن و احادیث
سے کسی چیز کی رہنمائی علما کو واضح

نہ ہو۔ اجتہاد کسی معاملے کی
تہہ تک جانے کے لیے کوشش کی
جاتی ہے۔ قیاس اصل مآخذ کی
احادیث یا آیات یا اسوۂ رسول ﷺ
سے تمثیل (analogy) اخذ کرنے کو کہا
جاتا ہے۔ مثلاً لاؤڈ سپیکر کا استعمال

جواب نمبر 6:

خطبہ حجۃ الوداع اور انسانی حقوق:

جان و مال کا تحفظ:-

حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ہر مسلمان کا جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

عزت کا تحفظ:-

حضور ﷺ نے ہر شخص کی عزت کی حرمت کا خیال رکھنے کا کہا تھا

برابری:
حضور ﷺ نے تمام عرب و عجم
سفید و کالے کو برابر قرار دیا
اور صرف تقویٰ کو ہی
برتری کی وجہ بتائی تھی۔

زمانہ جاہلیت کی تمام رسومات کا خاتمہ:
حضور ﷺ نے وہ تمام رسمیں جو
انسانیت کی تذلیل تھیں کو اپنے
پاؤں تلے روندھ کر انسانی
شرف و عزت کو بحال رکھا۔

سود کا خاتمہ:
حضور ﷺ نے انسان کو
معاشی آزادی دلانے کے لیے سود
کو حرام قرار دیا۔

تمام لوگ آزاد ہیں، غلاموں کی آزادی:
حضور ﷺ نے تمام انسانوں
کو صرف اللہ ہی کا بندہ کہا اور
تمام غلاموں کو آزاد کرنے کی
تاکید کی۔

خواتین و خطبہ حجۃ الوداع

حضور ؐ نے انسانی حقوق کو
واضح کرنے کے بعد عورتوں کے
وقار اور ان کے حقوق کو
مزید واضح کرنے کے لیے بھی
مزید اصول بیان کیے

ان کے معاملے میں خدا سے ڈرنا:

حضور ؐ نے تمام مردوں کو تاکید کی تھی کہ وہ اللہ تعالی سے انکے معاملے میں ڈرتے رہیں دونوں مرد اور عورتوں کے ایک دوسرے پر حقوق و فرائض ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے مرد کے ذمے عورت کے لیے چند فرائض واضح کیے ہیں۔ جیسے جائیداد میں حصہ، نان و نفقہ کی فراہمی، ان کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک، ان کی ذاتی عزت کرنا۔ حضور ؐ نے انہی حقوق کے خیال کرنے کے بارے میں کہا کہ خدا سے ڈرنا تم نے انہیں اللہ کے کلمات (نکاح) سے عقد میں لیا ہے لہذا اس میں نہایت احتیاط برتنا تاکہ وہ ایک پروقار زندگی